69742 ـ ایڈز کا مریض شخص ایڈز کی مریضہ عورت سے شادی کر سکتا ہے

سوال

میرا سوال بھی سوال نمبر (11137) كے مشابہ جس میں ایڈز كے مرض كے شكار شخص سے شادی كرنے كا حكم دریافت كیا گیا ہے، میری حالت بھی تقریبا اسی كے مشابہ ہے میں ایك ایسی عورت سے شادی كرنا چاہتا ہوں ڈاكٹروں كی تشخیص كے مطابق اسے ایڈز كی بیماری لاحق ہے، اور یہ وائرس بہت ہی كم ہے حتی كہ اس كا منكشف ہونا ممكن نہیں.

مذكورہ عورت نے پہلے بھی شادی كی تھی اس كا ایك چار سالہ بچہ بھی ہے، ان دونوں كو یہ وائرس منتقل نہیں ہوا، مجھے علم ہوا ہے كہ كچھ علماء كرام ایسی شادی كو حرام كہتے ہیں، اور كچھ اس كی اجازت دیتے ہیں، آپ نے اس سوال كا جواب دیتے ہوئے اسے طرفین كے علم سے مشروط كیا ہے، لیكن میرے درج ذیل سوالات ہیں:

اول:

اگر اس كے تعلقات میں بچاؤ اختیار كیا جائے تو كیا اس كے شادی كرنا جائز ہے ؟

دوم:

اگر دونوں جماع اور وطئ نہ كرنے پر متفق ہوں تو كیا ایسی عورت كے لیے شادی كرنا جائز ہے ؟

سوم:

كیا اس عورت كے لیے كسی ایسے شخص سے شادی كرنا جائز ہے جو اللہ كو راضی كرنے كے لیے اس عورت كی خواہش پوری كرنا چاہتا ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (11137) كے جواب میں ایڈز كے مریض سے شادی كرنے كا حكم بیان كیا جا چكا ہے، وہاں ہم یہ كہہ چكے ہیں كہ:

" شادی اسی صورت میں كی جائیگی جب اپنی حالت كو بیان كر دیا جائے كہ مجھے فلاں فلاں مرض لاحق ہے، اگر وہ اس پر راضی ہو جائیں تو ٹھیك ہے وگرنہ شادی نہیں كر سكتا؛ كیونكہ جب وہ اپنی حالت كو چھپائےگا تو یہ انہیں دھوكہ دینے كے مترادف ہے، اور فراڈ كر رہا ہے.

كیونكہ ہو سكتا ہے اس عورت كی بیماری اس كے خاوند كو لگ جائے، یا پھر خاوند كی بیماری بیوی میں منتقل ہو

جائے، اور اسی طرح ان کے بعد انکی اولاد کو بھی لگ سکتی ہے لیکن اگر وہ آپ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی ہو اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہوئے شادی کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں "

سائل کے لیے کسی تندرست یا مریض عورت سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ سائل شادی سے قبل اسے اپنی بیماری کے بارہ میں واضح طور پر بتا دے، اور اگر عورت اور اس کے گھر والے شادی پر موافق ہو جائیں اور آپ دونوں مباشرت کی رغبت رکھتے ہوں تو بیماری سے بچاؤ کے لیے آپ کنڈوم استعمال کر سکتے ہیں.

ملك سعود یونیورسٹی میں شعبہ متعدی امراض کے چئیر مین اور مشیر ڈاکٹر عبد اللہ الحقیل کا کہنا ہے:

" ایڈز کی بیماری کے شکار شخص کی شادی میں بہت مشکلات ہیں؛ کیونکہ یہ بیماری دوسروں میں منتقل ہونے کا رئیسی سبب جنسی تعلقات قائم کرنا ہے، اور اس بیماری کا شکار خاوند یا بیوی جنسی تعلقات قائم کرتے وقت کنڈوم استعمال کرے تو بیماری کے عدم انتقال سے بہت زیادہ بچاؤ ہو سکتا ہے.

لیکن دوسرے فریق چاہے وہ مرد ہو یا عورت کو اس کا مکمل عمل ہونا چاہیے کہ جس چیز کا وہ مستقبل میں منتظر ہے اس کے لیے مشکلات ہونگی "

ماخوذ از: جریدۃ الوطن عدد نمبر (522) سال دوم بروز منگل 21 ذوالحجہ 1422ھ الموافق 5 مارچ 2002 میلادی.

ازدواجی زندگی صرف مباشرت و جماع کا نام نہیں، اس لیے اگر آپ دونوں جماع نہ کرنے پر متفق ہوں تو آپ اس عورت سے شادی کر سکتے ہیں، کیونکہ مرد کو عورت یا عورت کو مرد کی صرف جنسی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سارے امور ہوتے ہیں جس کی بنا پر مرد و عورت آپس میں شادی کرتے ہیں، مثلا دیکھ بھال اور حفاظت اور نان و نفقہ اور انس و محبت اور اطاعت و فرمانبرداری پر ایک دوسرے کی معاونت.

بلکہ طرفین میں سے کسی ایك کی محبت دوسرے کو شادی کرنے پر آمادہ کرتی ہے، اور اسی طرح اس چھوٹی لڑکی کی شادی جو جماع کی متحمل نہیں ا سکا نکاح بھی شرعی ہو چاہے ان میں جماع نہ بھی ہو.

اس بنا پر آپ دونوں کی شادی اور جماع نہ کرنے میں متفق ہونے پر کوئی حرج نہیں.

جمہور علماء کرام کے ہاں تو عقل و دانش والے شخص کا مرض الموت میں شادی کرنا صحیح ہے، اس حالت میں اسے جماع کی کیا ضرورت ہے جس کی بنا پر وہ شادی کریگا بلکہ وہ تو اپنی دیکھ بھال کے لیے شادی کر رہا ہے ؟!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك مریض نے بیماری كی حالت میں شادی كر لی تو كیا یہ عقد نكاح صحیح ہو گا ؟

شیخ الاسلام كا جواب تھا:

" مریض كا نكاح صحیح ہے، جمہور علماء كرام صحابہ كرام اور تابعین عظام كے قول كے مطابق عورت وارث ہوگی اور بالاتفاق مہر مثل كی مستحق ہوگی، اس سے زیادہ كی نہیں " انتہی

دیكھیں الفتاوی الكبری (3 / 99).

اور شیخ الاسلام كا یہ بھی كہنا ہے:

" " مریض كا نكاح صحیح ہے، جمہور علماء كرام صحابہ كرام اور تابعین عظام كے قول كے مطابق عورت وارث ہوگی اور بالاتفاق مہر مثل كی مستحق ہوگی، اس سے زیادہ كی نہیں " انتہی

دیكھیں: الفتاوی الكبری (5 / 466).

واللہ اعلم .